مَضَى حَتَّى كَلَّمْتَنِي اللَّيْلَةَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ فِي الْحُجْرَةِ حَرَكَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا جِبْرِيلُ قُلْتُ ادْخُلْ قَالَ لَا اخْرُجْ إِلَيَّ فَلَمَّا خَرَجْتُ قَالَ إِنَّ فِي بَيْتِكَ شَيْئًا لَا يَدْخُلُهُ مَلَكٌ مَا دَامَ فِيهِ قُلْتُ مَا أَعْلَمُهُ يَا جِبْرِيلُ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ فَفَتَحْتُ الْبَيْتَ فَلَمْ أَجِدْ فِيهِ شَيْئًا غَيْرَ جِرْوِ كَلْبٍ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ الْحَسَنُ قُلْتُ مَا وَجَدْتُ إِلَّا جِرْوًا قَالَ إِنَّهَا ثَلَاثٌ لَنْ يَلِجَ مَلَكٌ مَا دَامَ فِيهَا أَبَدًا وَاحِدٌ مِنْهَا كَلْبٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ صُورَةُ رُوحٍ

حديث ١٥٨

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ فَلَمَّا حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى عَلِيٌّ اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ وَمَا ذَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ قَالَ بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ قَبْلُ فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قَالَ فَقَالَ هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا

حديث ١٥٩

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ چل رہے تھے اور وہ ان کے خدمت گزار تھے جب وہ نینوی کے محاذات میں پہنچے جبکہ وہ صفین کی طرف جا رہے تھے تو سیدنا علیؑ نے پکار کر فرمایا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا۔ میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے؟ فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کسی نے آپ کو ناراض کیا ہے؟ آپ کی مقدس آنکھوں سے آنسو کیوں رواں ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیلؑ اٹھ کر گئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پھر انہوں نے کہا۔ کیا میں آپ کو حسینؑ کی شہادت گاہ کی مٹی سونگھاؤں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے کہا ہاں تو جبرئیلؑ نے ہاتھ بڑھایا اور مٹی ایک مٹھی بھر کر مجھے پیش کی پس اس وجہ سے میں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رکھ سکا تو ان سے آنسو رواں ہو گئے

المختارة ٣٧٥ نجي الحضرمي عن علي

آخـــر

٧٥٨- أخبرنا المبارك بن أبي المعالي - بقراءتي عليه ببغداد - قلت له: أخبركم هبة الله بن محمد - قراءةً عليه وأنت تسمع - أنا الحسن بن علي بن المُذْهب، أنا أحمد بن جعفر بن حمدان، ثنا عبد الله بن أحمد، حدثني أبي، ثنا محمد بن عبيد، ثنا شرحبيل بنُ مُدْرِك، عن عبد الله بن نجي، عن أبيه، أنه سار مع علي، وكان صاحب مطهرته، فلما حاذى نينوى وهو منطلق إلى صِفِّين، فنادى علي: اصبر أبا عبد الله، اصبر أبا عبد الله، بشط الفرات. قلت: وماذا؟ قال: دخلت على النبي ﷺ ذات يوم، وعيناه تفيضان. قلت: يا نبيّ الله أغضبك أحد؟ ما شأن عينيك تفيضان؟ قال: «بل قام من عندي جبريل قَبْلُ، فحدثني أن الحسن يقتل بشط الفرات قال: فقال: هل لك أن أشمك من تربته؟ قال: قلت: نعم. فمد يده، فقبض قبضة من تراب فأعطانيها، فلم أملك عينيّ أن فاضتا»(*).

٧٥٨ - إسناده حسن.

والحديث في مسند أحمد (٦٤٨).

ورواه أبو يعلى الموصلي (٣٦٣) من طريق محمد بن عبيد، به.

الأحاديث المختارة

أو

المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما

تصنيف

الشيخ الإمام العلامة

ضياء الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الواحد بن أحمد بن عبد الرحمن الحنبلي المقدسي

٥٦٧-٦٤٣هـ

الجزء الثاني

دراسة وتحقيق

معالي الأستاذ الدكتور عبد الملك بن عبد الله بن دهيش

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ چل رہے تھے اور وہ ان کے خدمت گزار تھے جب وہ نینوی کے محاذات میں پہنچے جبکہ وہ صفین کی طرف جا رہے تھے تو سیدنا علیؑ نے پکار کر فرمایا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا۔ میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے؟ فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا کسی نے آپ کو ناراض کیا ہے؟ آپ کی مقدس آنکھوں سے آنسو کیوں رواں ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیلؑ اٹھ کر گئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پھر انہوں نے کہا۔ کیا میں آپ کو حسینؑ کی شہادت گاہ کی مٹی سونگھاؤں؟ حضور ﷺ نے فرمایا! میں نے کہا ہاں تو جبرئیلؑ نے ہاتھ بڑھایا اور مٹی ایک مٹھی بھر کر مجھے پیش کی پس اس وجہ سے میں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رکھ سکا تو ان سے آنسو رواں ہو گئے

عليه وسلم: سمعت صوتاً في الدار فخرجت فإذا جبريل عليه السلام فقلت ما منعك أن تدخل فقال: الملك لا يدخل بيتاً فيه كلب ولا صورة ولا جنب، وكان في البيت جرو يلعب به الحسن بن علي.

٨٨٤ ـ حدثنا يوسف بن موسى ومحمد بن معمر قالا: نا محمد بن عبيد قال: نا شرحبيل بن مدرك الجعفي، عن عبد الله بن نجي عن أبيه أنه سافر مع علي وكان صاحب مطهرته فلما حاذى بنينوى وهو منطلق إلى صفين فنادى علي صبراً أبا عبد الله، فقلت: وماذا أبا عبد الله قال: اني دخلت على رسول الله ذات يوم وعيناه تفيضان، فقلت يا نبي الله أغضبك أحد ما شأن عينيك تفيضان؟ قال: بلى قام من عندي جبريل فحدثني أن الحسين يقتل بشط الفرات قال: هل لك أن أشمك من تربته قال قلت: نعم، قال: فمد يده فقبض قبضة من تراب فلم أملك عيني أن فاضتا[١].

وهذا الحديث لا نعلمه يروى عن علي عن النبي صلى الله[٢] عليه وسلم إلا من هذا الوجه بهذا الإسناد.

رجاله ثقات

---

(١) أخرجه أحمد في مسنده عن ...
وأبو يعلى في مسنده، ع...
والطبراني في الكبير، في ...
عبيد ١١١ (٢٨١١).
وأورده الهيثمي في كشف الأستار، في مناقب الحسين ٣/٢٣١ ـ ٢٣٢ (٢٦٤١).
قال الهيثمي في المجمع: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني، ورجاله ثقات، ولم ينفرد نجي بهذا. مجمع الزوائد ٩/١٨٧.
(٢) في (ت) «عليه السلام».

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ چل رہے تھے اور وہ ان کے خدمت گزار تھے جب وہ نینوی کے محاذات میں پہنچے جبکہ وہ صفین کی طرف جا رہے تھے تو سیدنا علیؑ نے پکار کر فرمایا اے ابوعبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا اے ابوعبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا۔ میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے؟ فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کسی نے آپ کو ناراض کیا ہے؟ آپ کی مقدس آنکھوں سے آنسو کیوں رواں ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیلؑ اٹھ کر گئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پھر انہوں نے کہا۔ کیا میں آپ کو حسینؑ کی شہادت گاہ کی مٹی سونگھاؤں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے کہا ہاں تو جبرئیلؑ نے ہاتھ بڑھایا اور مٹی ایک مٹھی بھر کر مجھے پیش کی پس اس وجہ سے میں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رکھ سکا تو ان سے آنسو رواں ہو گئے

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ چل رہے تھے اور وہ ان کے خدمت گزار تھے جب وہ نینوی کے محاذات میں پہنچے جبکہ وہ صفین کی طرف جا رہے تھے تو سیدنا علیؑ نے پکار کر فرمایا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا۔ میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے؟ فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا کسی نے آپ کو ناراض کیا ہے؟ آپ کی مقدس آنکھوں سے آنسو کیوں رواں ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیلؑ اٹھ کر گئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پھر انہوں نے کہا۔ کیا میں آپ کو حسینؑ کی شہادت گاہ کی مٹی سونگھاؤں؟ حضور ﷺ نے فرمایا! میں نے کہا ہاں تو جبرئیلؑ نے ہاتھ بڑھایا اور مٹی ایک مٹھی بھر کر مجھے پیش کی پس اس وجہ سے میں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رکھ سکا تو ان سے آنسو رواں ہو گئے

جَنابة أو صورة روحٍ .

٦٤٨ حدثنا محمد بن عبيد حدثنا شرحبيل بن مدرك عن عبد الله بن نُجَيّ عن أبيه : أنه سار مع علي ، وكان صاحبَ مطهرته ، فلما حاذَى نِينَوَى وهو منطلق إلى صِفِّين فنادَى علي: اصبر أبا عبدالله ، اصبر أبا عبدالله بشطِّ الفرات، قلت: وماذا ؟ قال : دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم وعيناه تَفيضان ، قلت : يانبي الله أغضبك أحدٌ ، ما شأن عينيك تفيضان ؟ قال : بل قام من عندي جبريل قبلُ فحدثني أن الحسينَ يُقتل بشطِّ الفرات ، قال : فقال : هل لك إلى أن أُشِمَّكَ من تربته ؟ قال : قلت : نعم ، فمدَّ يده فقبض قبضةً من تراب فأعطانيها ، فلم أملك عينيَّ أن فاضتا .

● (٦٤٧) إسناده صحيح . شرحبيل بن مدرك الجعفي الكوفي : ثقة . وسبقت الإشارة إلى هذا الإسناد ٥٧٠ وانظر أيضاً ٥٩٨ ، ٦٠٨ ، ٦٣٢ .

● (٦٤٨) إسناده صحيح . وهو في مجمع الزوائد ٩ : ١٨٧ وقال : « رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني ، ورجاله ثقات ، ولم ينفرد نجي بهذا » .

وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا

المسند

للإمام

أحمد بن محمد بن حنبل

١٦٤ — ٢٤١

احْتَفِظْ بِهَذَا الْمُسْنَدِ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِلنَّاسِ إِمَامًا

أحمد بن حنبل

شرحه وصنع فهارسه

أحمد محمد شاكر

الجزء ٢

٢٨ هـ — ١٤٠٤

الطبعة الثالثة

دار المعارف بمصر

اسنادہ صحیح

امام حسینؑ کی شہادت کے غم میں رونا سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے

امام حسینؓ کے غم میں رونا سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

قال أبو عبيدة بنُ المثنى : كان على الميسرة يومَ الجمل الحسينُ .

أحمد في « مسنده » : أخبرنا محمد بن عُبَيد ، حدثنا شُرَحْبيل بن مُدْرِك ، عن عبد الله بن نُجَي(٢) ، عن أبيه ؛ أنه سار مع عليٍّ ، وكان صاحبَ مطهرته ، فلما حاذىٰ نينوى ، وهو سائرٌ إلى صِفِّين ، ناداه عليٌّ : اصبر أبا عبد الله بشطِّ الفرات . قلتُ : وما ذاكَ ؟ قال : دخلتُ على النبيِّ ﷺ ذاتَ يوم ، وعيناه تفيضان ، فقال : « قامَ من عندي جبريلُ ، فحَدَّثني أنَّ الحُسينَ يُقْتَلُ ، وقالَ : هل لك أن أُشِمَّك(٣) من تربته ؟ قلتُ : نعم . فمدَّ يدَهُ ، فقبضَ قبضةً من ترابٍ . قال : فأعطانيها ، فلم أَمْلِك عيني »(٤) .

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الثالث

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

محمد نعيم العرقسوسي و مأمون صاغرجي

مؤسسة الرسالة

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ چل رہے تھے اور وہ ان کے خدمت گزار تھے جب وہ نینوی کے محاذات میں پہنچے جبکہ وہ صفین کی طرف جا رہے تھے تو سیدنا علیؑ نے پکار کر فرمایا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا۔ میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے؟ فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کسی نے آپ کو ناراض کیا ہے؟ آپ کی مقدس آنکھوں سے آنسو کیوں رواں ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیل اٹھ کر گئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پھر انہوں نے کہا۔ کیا میں آپ کو حسینؑ کی شہادت گاہ کی مٹی سونگھاؤں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے کہا ہاں تو جبرئیل نے ہاتھ بڑھایا اور مٹی ایک مٹھی بھر کر مجھے پیش کی پس اس وجہ سے میں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رکھ سکا تو ان سے آنسو رواں ہو گئے

(٢) تحرف في المطبوع إلى « يحيى » .

(٣) تحرفت في المطبوع إلى « آتيك » .

(٤) هو في « المسند » ١/ ٨٥ ، والطبراني (٢٨١١) ، وأورده الهيثمي في « المجمع » ٩/ ١٨٧ ، وزاد نسبته للبزار ، وقال : رجاله ثقات ، ولم ينفرد نُجي بهذا .

امام حسینؑ کے غم میں رونا سنتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ چل رہے تھے اور وہ ان کے خدمت گزار تھے جب وہ نینوی کے محاذات میں پہنچے جبکہ وہ صفین کی طرف جا رہے تھے تو سیدنا علیؑ نے پکار کر فرمایا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا۔ میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے؟ فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کسی نے آپ کو ناراض کیا ہے؟ آپ کی مقدس آنکھوں سے آنسو کیوں رواں ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیلؑ اٹھ کر گئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پھر انہوں نے کہا۔ کیا میں آپ کو حسینؑ کی شہادت گاہ کی مٹی سونگھاؤں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے کہا ہاں تو جبرئیلؑ نے ہاتھ بڑھایا اور مٹی ایک مٹھی بھر کر مجھے پیش کی پس اس وجہ سے میں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رکھ سکا تو ان سے آنسو رواں ہو گئے

قال ثابت: فكنّا نقول: إنها كَرْبَلاءُ.

١٣٦٤ - حدّثنا أبو خيثمة محمد بن عبيد أخبرنا شرحبيل بن مدرك عن عبد الله بن نُجَيٍ عن أبيه:

أنه سار مع عليٍّ وكان صاحب مطهرته فلما حاذى نينوى(*) وهو منطلق إلى صفّين فنادى عليٌّ: اصبر أبا عبد الله. [اصبر أبا عبد الله](٢) بشط الفرات.

قلت: وماذا يا أبا عبد الله؟

قال: دخلت على النبي ﷺ ذات يوم وعيناه تفيضان.

قال: قلت: يا نبيّ الله أغضبك أحد ما شأن عينيك تفيضان؟ قال: «بل قام من عندي جبريل قبل فحدّثني أن الحسين يُقتَل بشطّ الفرات».

قال: فقال:

«هل لك أن أُشِمَّكَ من تربته».

قال: قلت: نعم. قال: فمدّ يده فقبض قبضة من تراب فأعطينها فلم أملك عينيّ أن فاضتا(١).

(١) إسناده حسن. والحديث في مسند أبي يعلى برقم (١/٣٦٣). وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٩/١٨٧) وقال: رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني ورجاله ثقات قلت: في إسناده عبد الله بن نجيّ وهو صدوق وأبوه نُجَيّ بن سلمة الحضرمي الكوفي مقبول. (راجع التقريب).

(٢) الأثر في مسند أبي يعلى برقم (٥/٢٦٤٣). وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (٩/١٩٦) وقال: رواه الطبراني وأبو يعلى بنحوه... ورجال الطبراني ثقات. وذكره ابن حجر في المطالب العالية برقم

اسنادہ حسن

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ چل رہے تھے اور وہ ان کے خدمت گزار تھے جب وہ نینوی کے محاذات میں پہنچے جبکہ وہ صفین کی طرف جارہے تھے تو سیدنا علیؑ نے پکار کر فرمایا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا۔ میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے ؟ فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کسی نے آپ کو ناراض کیا ہے ؟ آپ کی مقدس آنکھوں سے آنسو کیوں رواں ہیں ؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیلؑ اٹھ کر گئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پھر انہوں نے کہا۔ کیا میں آپ کو حسینؑ کی شہادت گاہ کی مٹی سونگھاؤں ؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے کہا ہاں تو جبرئیلؑ نے ہاتھ بڑھایا اور مٹی ایک مٹھی بھر کر مجھے پیش کی پس اس وجہ سے میں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رکھ سکا تو ان سے آنسو رواں ہو گئے

أَخْبَرَنا أَبُو غالب الماوردي، أنا أَبُو الحَسَن السيرافي، أنا أَبُو عَبْد اللّه النهاوندي، نا أَحْمَد بن عمران بن موسى، نا موسى بن زكريا، نا خليفة بن خيّاط، قال في تسمية الأمراء يوم الجمل قال: قال أَبُو عُبَيْدة: وعلى الميسرة الحُسَيْن بن علي(٤).

أَخْبَرَنا أَبُو غالب بن البنّا، أنا أَبُو الغنائم بن المأمون، أنا أَبُو القاسم بن حبابة، أنا أَبُو القاسم البغوي، حَدَّثَني يوسف بن موسى القطان، نا مُحَمَّد بن عُبيد، نا شُرَحبيل بن مُدرك الجُعْفي، عن عَبْد اللّه بن نُجَيّ(٥)، عن أَبيه أنه سافر مع علي بن أَبي طالب ـ وكان صاحب مطهرته ـ فلما حاذوا نينوى(٦) ـ وهو منطلق إلى صِفّين ـ نادى علي: صبراً أبا عَبْد اللّه صبراً أبا عَبْد اللّه بشط الفرات، قلت: ومن ذا أَبُو عَبْد اللّه؟ قال: دخلت على رسول الله ﷺ وعيناه تفيضان، فقلت: يا نبي الله أغضبك أحد؟ ما شأن عينيك(٧) تفيضان؟ قال: «بل(١) قام من عندي جبريل فحَدَّثَني أن الحُسَيْن يُقتل بشط الفرات، وقال: هل لك أن أُشمّك من تربته؟» فقال: قلت: «نعم، فمدّ يده فقبض قبضة فأعطانيها فلم ـ يعني ـ أملك عينيّ أن فاضتا»(٢)[٣٥١٧].

امام حسینؑ کی شہادت کے غم
میں رونا سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

تاريخ مدينة دمشق

وذكر فضلها وتسمية من حلها من الأماثل أو اجتاز بنواحيها من وارديها وأهلها

تصنيف

الإمام العالم الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي

المعروف بابن عساكر

٤٩٩ هـ - ٥٧١ هـ

دراسة وتحقيق

محب الدين أبي سعيد عمر بن غرامة العمروي

الجزء الرابع عشر

الحسن بن يحيى . حفص

دار الفكر
للطباعة والنشر والتوزيع

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ چل رہے تھے اور وہ ان کے خدمت گزار تھے جب وہ نینوی کے محاذات میں پہنچے جبکہ وہ صفین کی طرف جا رہے تھے تو سیدنا علیؑ نے پکار کر فرمایا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا۔ میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے؟ فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا کسی نے آپ کو ناراض کیا ہے؟ آپ کی مقدس آنکھوں سے آنسو کیوں رواں ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیلؑ اٹھ کر گئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پھر انہوں نے کہا۔ کیا میں آپ کو حسینؑ کی شہادت گاہ کی مٹی سونگھاؤں؟ حضور ﷺ نے فرمایا! میں نے کہا ہاں تو جبرئیلؑ نے ہاتھ بڑھایا اور مٹی ایک مٹھی بھر کر مجھے پیش کی پس اس وجہ سے میں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رکھ سکا تو ان سے آنسو رواں ہو گئے

٢. الباب الثاني: من أسوأ الحوادث في مدته وأفظعها قتل الحسين بن علي ابن أبي طالب وابن بنت رسول الله فاطمة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُم

الفصل الأول: في الأخبار الواردة عن النبي ﷺ في مقتل الحسين ومكان قتله قبل حصوله وحزنه ﷺ

١ – مِنْ مُسْنَدِ علي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

٢٧٦٤١ – (١) حَدَّثَنا عَبْدُاللهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ فَلَمَّا حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اصْبِرْ أَبَا عَبْدِاللهِ اصْبِرْ أَبَا عَبْدِاللهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ قَالَ بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ قَبْلُ فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قَالَ فَقَالَ هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا. (٦١٣)

قَالَ مُقَيِّدُهُ عَفَا اللهُ عَنْهُ: وله طرق عن أنس وأم سلمة وقد تقدم ذكرها مع ذكر هذا الحديث أيضاً في (باب ما جاء في فاطمة والحسن والحسين) من كتاب المناقب من مناقب أهل البيت (مـج١٨) (ص٢٣٩) فأغنى عن إعادتها ههنا فارجع إليه إن شئت.

المحصّل لمسند الإمام أحمد بن حنبل

تأليف

عبد الله بن إبراهيم بن عثمان القرعاوي

المجلد التاسع عشر

حديث: ٢٧٠١٣ – ١٢٦٣

امام حسینؑ کی شہادت کے غم میں رونا سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

بغية الرائد في تحقيق

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي

المتوفى ٨٠٧ هـ

تحقيق

عبد الله محمد الدرويش

الجزء التاسع

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

١٥١١٢ ـ وعن نُجَيّ الحَضْرَمي: أنه سار مع علي ـ رضي الله عنه ـ وكان صاحب مِطهرته، فلما حاذَى نِينَوىٰ، وهو منطلق إلى صِفّين، فنادىٰ علي: اصبر أبا عبد الله، اصبر أبا عبد الله بشطّ الفُرات. قلت: وما ذاك؟ قال: دخلت علىٰ النبي ﷺ ذات يوم وإذا عيناه تَذرفان[1]. قلت: يا نبي الله، أغضبك أحدٌ، ما شأن عينيك تَفيضان؟ قال: «بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ ـ عَلَيْهِ السَّلامُ قَبْلُ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ الحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الفُرَاتِ» قال: فقال: «هَلْ لَكَ أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فمدَّ يَدَهُ فقبض قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا».

رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني ورجاله ثقات ولم ينفرد نجيّ بهذا.

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ چل رہے تھے اور وہ ان کے خدمت گزار تھے جب وہ نینوی کے محاذات میں پہنچے جبکہ وہ صفین کی طرف جا رہے تھے تو سیدنا علیؑ نے پکار کر فرمایا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا۔ میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے؟ فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کسی نے آپ کو ناراض کیا ہے؟ آپ کی مقدس آنکھوں سے آنسو کیوں رواں ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیلؑ اٹھ کر گئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پھر انہوں نے کہا۔ کیا میں آپ کو حسینؑ کی شہادت گاہ کی مٹی سونگھاؤں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں نے کہا ہاں تو جبرئیلؑ نے ہاتھ بڑھایا اور مٹی ایک مٹھی بھر کر مجھے پیش کی پس اس وجہ سے میں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رکھ سکا تو ان سے آنسو رواں ہو گئے

٣٧١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ حَسَّانَ، أَنْبَأَنَا عُمَارَةَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

٣٧٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَىٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْه، وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ فَلَمَّا حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى عَلِيٌّ: اصْبِرْ يا عَبْدِ اللَّهِ، اصْبِرْ يا عَبْدِ اللَّهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ، قُلْتُ: وَمَاذَاكَ؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَإِذَا عَيْنَاهُ تذرفان(١)، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ؟ مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ؟ قَالَ: «بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلُ فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ»، قَالَ: «فَقَالَ: هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا»(٢).

غاية المقصد في زوائد المسند

تأليف

الإمام الحافظ نور الدين أبي الحسن علي بن أبي بكر الهيثمي الشافعي

المتوفى سنة ٨٠٧ هـ

تحقيق

خلاف محمود عبد السميع

الجزء الثالث

يحتوي على الكتب التالية:

السير - قتال أهل البغي - البر والصلة - الأدب - التعبير

القدر - التفسير - علامات النبوة - ذكر الأنبياء - المناقب

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ کے ساتھ چل رہے تھے اور وہ ان کے خدمت گزار تھے جب وہ نینوی کے محاذات میں پہنچے جبکہ وہ صفین کی طرف جا رہے تھے تو سیدنا علیؑ نے پکار کر فرمایا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا اے ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر صبر کرنا۔ میں نے عرض کیا حضور کیا بات ہے؟ فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ آپ کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا کسی نے آپ کو ناراض کیا ہے؟ آپ کی مقدس آنکھوں سے آنسو کیوں رواں ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرئیلؑ اٹھ کر گئے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؑ کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا پھر انہوں نے کہا۔ کیا میں آپ کو حسینؑ کی شہادت گاہ کی مٹی سونگھاؤں؟ حضور ﷺ نے فرمایا! میں نے کہا ہاں تو جبرئیلؑ نے ہاتھ بڑھایا اور مٹی ایک مٹھی بھر کر مجھے پیش کی پس اس وجہ سے میں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رکھ سکا تو ان سے آنسو رواں ہو گئے

=ضعف وبقية رجال أبى يعلى رجال الصحيح.

(١) كذا بالمخطوط وبالمسند «تفيضان».

(٢) أخرجه الإمام أحمد فى المسند (٨٥/١)، ذكره الشيخ شاكر برقم (٦٤٨)، ذكره الهيثمى فى مجمع الزوائد الموضع السابق، وقال: رواه أحمد، وأبو يعلى، والبزار، والطبرانى ورجاله ثقات ولم ينفرد نجى بهذا.

امام حسینؑ کی شہادت کے غم میں رونا سنتِ مصطفیٰ ﷺ ہے

قال الهيثمي

رجاله ثقات